© rasailojaraid.com

کیا ہے، وہ درست ہے اور اس کو اپنانے میں خیر و برکت ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص جماعت میں بھی ۸ رکعت کو اولیٰ سمجھتا ہے اور ۲۰ کو جائز، تو اس پر بھی طعن کرنا مناسب نہیں ہے۔ البتہ جو شخص ۲۰ رکعات کو بدعت قرار دیتا ہے وہ ظلم کا مرتکب ہے اور زیادتی کر رہا ہے۔ اس کی اصلاح کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

چند سوالات

"فہم حدیث" (اکتوبر ۹۴) میں چند چیزیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔

۱- پہلی حدیث کی تشریح میں آپ نے لکھا ہے کہ "قوی مومن وہ ہے جو ہمت اور عزم کے اعتبار سے مضبوط ہے۔ اس کے برعکس ضعیف مومن وہ ہے جو ذرا سی مصیبت، مشکل یا ناکامی سے ہمت ہار دیتا ہے"۔ اس حوالے سے پھر ہمت ہارنے میں خیر کا پہلو کس طرح لیا جا سکتا ہے؟

۲- اسی حدیث میں ہے کہ کوئی مصیبت آ جائے تو یوں نہیں کہنا چاہیے کہ "اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا بلکہ اللہ کی رضا پر راضی ہو جانا چاہیے"۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو مصیبتیں انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں تو کیا پھر بھی انسان کا یہی طرز عمل ہونا چاہیے؟ مثلاً ایک طالب علم نے اپنا وقت پڑھائی میں صحیح طور پر استعمال نہیں کیا اور وہ فیل ہو گیا تو اب اگر محنت نہ کرنا اس کے دل میں حسرت بن جاتا ہے تو کیا ایسا افسوس بھی برا اور غیر مطلوب ہے؟

۳- آپ نے لکھا ہے کہ مسلمان بھائی کے ہاں کھانے کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کرنا چاہیے۔ اگر کسی صاحب کے ہاں جانا ہو اور ان کے متعلق معلوم ہو کہ ان کا ذریعہ معاش صریحاً حرام ہے یا ان کی کمائی میں حرام کی آمیزش ہے تو ایسے میں کیا کرنا چاہیے؟

چند دیگر سوالات بھی ہیں۔

۱- بچپن ہی سے مختلف قسم کے سوالات ذہن میں پیدا ہوتے رہتے ہیں جو دین کے متعلق بھی ہوتے ہیں۔ حضورؐ نے زیادہ سوالات کرنے سے منع کیا ہے۔ کیا آپ اس کی کچھ وضاحت کریں گے کہ حضورؐ نے کس قسم کے یا کس طریقے سے سوال کرنے سے منع کیا ہے؟

۲- ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر والد بیٹے کو یہ حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو بیٹے کو چاہیے کہ وہ بیوی کو طلاق دے دے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں کنواری لڑکیوں کی شادیاں بھی ایک مسئلہ ہیں۔ تو ایسے میں طلاق یافتہ لڑکی کی شادی؟ اور بعض خوش دامنیں اپنی بہوؤں کے ساتھ زیادتی بھی کرتی ہیں تو اس حدیث کا اطلاق کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

۳- ہمارے موجودہ معاشرے میں پرائیویٹ اداروں اور صنعتوں میں چھوٹے ملازمین کی تنخواہیں کم ہونے اور مہنگائی کی وجہ سے [illegible] میرے خیال میں موجودہ نظام نے ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملازموں کو قدیم دور کے غلاموں کی طرح بنا دیا ہے۔ حضورؐ نے غلاموں کے متعلق فرمایا ہے کہ "جو تم کھاتے اور پہنتے ہو وہی انھیں بھی کھلاؤ اور پہناؤ"۔ کیا اس حدیث کے مطابق مالکان اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنے ملازمین کو اتنی تنخواہیں دیں کہ ملازمین کے متعلقین بھی ویسا ہی کھائیں اور پہنیں جیسا کہ مالکان اور ان کے متعلقین کھاتے اور پہنتے ہیں؟

۴- کیا کمپنی کو ملازمین کے میڈیکل کے اخراجات برداشت کرنے کا پابند بنایا جا سکتا ہے؟

۵- ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "جو چیز تمھیں [illegible] سب سے [illegible] جاؤ اللہ کے محبوب بن جاؤ گے"۔ اگر کوئی نقصان یا آفت آ جائے تو عام آدمی کا معاملہ اپنے دوستوں، رشتہ داروں سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ تو کیا یہ آدمی مذکورہ حدیث کی رو سے مطلوبہ درجے کے ایمان سے یا خدا کی محبت سے محروم ہے؟

۱- ارادے اور ہمت کی کمزوری کے باوجود ضعیف مومن میں خیر کا پہلو بہت واضح ہے۔ ایمان خود سب سے بڑا خیر ہے۔ عمل کی کوتاہیوں کا علاج تو استغفار اور توبہ سے ہو سکتا ہے لیکن ایمان نہ ہو تو نجات کی کوئی صورت نہیں ہے۔ کمزور آدمی اگر گرتا پڑتا چلتا ہے تو بھی اس کا چلنا ایک خیر ہے۔ اس طرح جب تک انسان گناہ کر کے اللہ کی طرف پلٹتا رہے گا تو یہ پلٹنا بھی بڑا خیر ہے۔

۲- جو مصیبتیں انسان پر اس لیے آئیں کہ اس نے وہ اعمال نہیں کیے جو اس کے اپنے اختیار میں تھے، ان کے بارے میں اگر انسان اپنا جائزہ لیتا ہے اور انھیں نہ کرنے پر افسوس کرتا ہے تو یہ افسوس میرے نزدیک نبی کریمؐ کی اس ہدایت کے تحت نہیں آتا کہ "اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا نہ کہو"۔ پھر بھی جو چیز ہو گئی اگرچہ وہ اپنی دانست کوتاہی سے ہوئی ہو اس کی وجہ سے پریشان رہنا یا اس کو دل کی حسرت بنا لینا صحیح نہیں ہو گا۔ اس لیے کہ اس حسرت سے جو کچھ ہو چکا اس کا مداوا نہیں ہو سکتا۔ اگر مداوا ہو سکتا ہو تو حسرت و پریشانی کے بجائے مداوا کرنا چاہیے۔ اختیاری اعمال میں وہ اعمال شامل نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی تعمیل میں کیے جائیں۔ مثلاً جہاد پر جانا اور اس کے نتیجے میں شہید ہو جانا۔ اسی طرح اس میں وہ اعمال بھی شامل نہیں ہیں جن میں آدمی ان نتائج سے واقف نہ ہو جو غیب میں ہیں۔ مثلاً نفع کا کوئی موقع آیا اور وہ غفلت سے چھوٹ گیا۔

۳- حدیث میں مسلمان بھائی کے کھانے کے بارے میں پوچھ گچھ کی ممانعت کی گئی ہے۔ پوچھ گچھ وہیں کی جاتی ہے جہاں علم نہ ہو یعنی شک اور شبہ ہو۔ جہاں آپ کو معلوم ہو کہ حرام کا مال ہے وہاں تو آپ کو وہی روش اختیار کرنا چاہیے جو شریعت نے بتائی ہے۔

آپ کے دیگر سوالات کے جواب درج ذیل ہیں:

۱- جو سوالات عقائد یا امور [illegible] متعلق ہیں --- جیسے اللہ تعالیٰ کی

© rasailojaraid.com